REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — خطبہ نمبر ۲۴ — ۱۹ صفر ۱۳۷۹ھ — فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۵ ظہور ۱۳۳۸ہش | ۲۵ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی

ازمحترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ کراچی

کراچی ۲۴ اگست بوقت ۸ بجے صبح۔ (بذریعہ فون)

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اور بے چینی بھی کم رہی۔ کل شام ڈاکٹر جمال نے معائنہ کیا۔ تو کچھ اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت ہر گھڑی اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور اقدس کو جملہ عوارض سے کامل شفا عطا فرما کر کام کرنے والی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے صبح، کراچی ۲۴ اگست ۱۹۵۹ء

جامعہ نصرت کی تین طالبات کی نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت کی تین طالبات کو ایف۔ اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کرنے کی بناء پر محکمہ تعلیم لاہور کی طرف سے وظائف کا مستحق قرار دیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور جامعہ نصرت ہر آن ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ مذکورہ طالبات کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) طیبہ صدیقہ حاصل کردہ نمبر ۵۲۵ (۲) امۃ الحفیظ راحیلہ حاصل کردہ نمبر ۴۹۸

(۳) ثریا سلطانہ " ۴۹۳

گزشتہ برس بھی ایف۔ اے میں چھ اور بی۔ اے میں دو طالبات نے وظائف حاصل کئے تھے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ جامعہ نصرت ایسے معیاری ادارہ میں جہاں کا ماحول بھی نہایت پاکیزہ ہے اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کروائیں۔

داخلہ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہو رہا ہے درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ ضروری سندات ۳۰ اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

مبلغ انگلستان بشیر احمد صاحب رفیق کے والد مکرم دانشمند خان صاحب کو کسی نامعلوم دشمن نے گولی مار کر زخمی کر دیا تھا۔ ان کی حالت ابھی خطرے سے باہر نہیں ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفایاب فرمائے

(وکالت تبشیر ربوہ)

م د پی پر اخبار نویسوں کو بات چیت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جن دروازوں سے پانی پر قابو پایا جاتا ہے۔ اس کا ایک حصہ ٹوٹنے سے پانی پاور ہوس میں داخل ہو گیا۔ جہاں تین سو مزدور کام کر رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے مزدوروں کو بچا لیا گیا۔ البتہ نو مزدور لاپتہ ہیں۔ دوسرے ذرائع کے مطابق لاپتہ مزدوروں کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔ اور یہ امر اب یقینی سمجھا جا رہا ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں:

پاکستان اور جاپان کا تجارتی معاہدہ

پشاور ۲۴ اگست۔ ذمہ وار ذرائع کے مطابق پاکستان اور جاپان کے درمیان ماہ رواں کے آخر تک ایک تجارتی معاہدہ متوقع ہے۔ اس سلسلہ میں وزارت تجارت حکومت پاکستان کے افسروں اور جاپانی وفد کے درمیان بات چیت کل کراچی میں شروع ہو جائے گی۔ مجوزہ معاہدہ کے تحت پاکستان خام کپاس اور پٹ سن برآمد کرے گا۔ اور جاپان سے ٹیکسٹائل مشینری ادویات اور کھلونے منگوائے گا:

—لاہور ۲۴ اگست۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان نے مغربی پاکستان اور کراچی کے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کو فارم "سی ایچ"۔ "سی ایس"۔ "این سی ایچ"۔ "این سی ایس" اور "ایل ایچ" فارم ۳۱ اگست تک قبول کرنے کے اختیارات دے دیئے ہیں۔ بشرطیکہ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر تاخیر کی وجہ سے مطمئن ہوں:

بھاکڑہ ڈیم کی تباہی

جالندھر ۲۴ اگست۔ بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ سیلاب کے باعث بُری طرح متاثر ہوا ہے۔ پانی جمع کرنے کا چیمبر اور پاور ہاؤس تباہ ہو گئے ہیں۔ بھارت کے وزیر آبپاشی حافظ ابراہیم نے جو صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھاکڑہ گئے تھے

زرعی زمین کے انتقال کی اجازت

لاہور ۲۴ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن بے گھر افراد کو زرعی زمینیں الاٹ ہوئی ہیں۔ انہیں اب کسٹوڈین کی تصدیق حاصل کئے بغیر زمین کی فروخت۔ بیع تحفہ دینے اور منتقل کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ بعض خاص صورتوں کے علاوہ پہلے ہی زمین کے انتقال کی اجازت تھی۔ ۱۹۵۶ء میں تصفیہ کے قانون کے تحت پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ جسے حکومت اب ضروری خیال نہیں کرتی۔

—ملتان ۲۴ اگست۔ وزیر تعلیم و اطلاعات مسٹر حبیب الرحمٰن نے بتایا ہے کہ مرکزی فنڈز داخلہ سکولوں پر پابندی لگانے کے سوال پر غور کر رہی ہے:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

یوم تحریک جدید کس طرح منایا جائے

تحریک جدید کے جلسوں کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات

نوٹ:۔ امسال ۳۰ اگست یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء افادہ عام کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ (وکیل المال)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلا ہفتہ

تحریک جدید کا ہفتہ

تھا۔ اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ پر جلسے کئے۔ اور تحریک جدید کے مختلف مقاصد کے متعلق لیکچر دئیے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہو گیا۔ جس کے حل کی فکر میں ہم تھے۔ کیا ان جلسوں کی وجہ سے جماعت میں بیداری پیدا ہو گئی ہے اور جنہوں نے غفلت سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی۔ یا انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی۔ کیا انہوں نے چندے ادا کر دئیے۔ اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہو گئیں۔ اگر تو ان جلسوں کی وجہ سے یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے وصول نہیں کئے تھے۔ انہوں نے

وعدے ادا کر دئیے ہیں

تب تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور اگر جلسے ہوئے اور ان میں تقریریں ہوئیں۔ جیسا کہ مجھے کئی جماعتوں سے چٹھیاں وصول ہوئی ہیں۔ کہ دھواں دھار اور شاندار تقریریں ہوئیں۔ میں نے تین گھنٹے دھواں دھار تقریر کی۔ اور فلاں نے اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔ لیکن اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ تو یہ تقریریں میرے لئے خوشی کا پیغام نہیں لائیں۔ بلکہ رنج کا پیغام لائیں کہ جماعت کے لوگ اس قدر سست ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں دھواں دھار تقریریں بھی بیدار نہیں کر سکیں۔ یا ان تحریروں اور رپورٹوں کا میں یہ مطلب نکال سکتا ہوں۔ کہ یہ محض حسن ظنی ہے۔ کہ تقریریں ہوئیں ورنہ نہ کوئی اڑھائی گھنٹے تقریر ہوئی ہے۔ اور نہ دھواں دھار اور شاندار تقریر ہوئی ہے۔ ویسے ہی پھیکی اور بد دل کرنے والی باتیں کی گئی ہیں۔ غرض میں صرف

دو نتیجے نکال سکتا ہوں

کہ یا تو دھواں دھار اور شاندار تقریریں نہیں کی گئیں۔ صرف رپورٹوں کے کاغذوں کو سیاہ کیا گیا ہے۔ اور یا پھر یہ کہ جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ تھوڑے بہت تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے۔ اور ان کی اتنی تعداد ہو گئی ہے۔ کہ ان کی کمزوری کی وجہ سے اب تحریک جدید کا چلنا قریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں نتائج نہایت تکلیف دہ ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ جماعت کے ۲۰ فیصدی طبقہ میں سستی پیدا ہو گئی ہے۔ جو تحریک جدید میں جا کر ۵۰-۶۰ فیصدی ہو گئی ہے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ تحریک جدید میں وعدہ کرنے والے سب مخلص نہیں۔ بلکہ جماعت کا کمزور طبقہ محض دکھاوے کی خاطر اس میں وعدہ کر دیتا ہے۔

یہ کتنی خطرناک بات ہے

یا پھر یہ بات ہے کہ رپورٹ کرنے والوں نے سچائی سے کام نہیں لیا۔ تقریریں کرنے والے جلسہ میں آئے۔ اور تقریریں کر کے چلے گئے۔ اور چندہ کی وصولی یا وصولی کے معین وعدے نہیں لئے۔ اور جماعت میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا نہیں ہوا۔ اس قسم کے جلسوں کا بھلا فائدہ ہی کیا ہے۔ جو دھواں دھار تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ وہ دلوں کو ہلا دیتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ یہ جلسے اس لئے کئے گئے تھے۔ کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے۔ انہیں کہا جائے۔ کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو۔ اس وعدہ کو ادا کرو۔ اور جس کے پاس رقوم ہیں۔ وہ ابھی ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس اب گنجائش نہیں، وہ وعدہ کریں، کہ جلد سے جلد کس دن ادا کر دینگے اگر اس طرح کیا گیا ہے۔ تب تو جلسہ کا کوئی مطلب ہوا۔ ورنہ

خالی تقریریں

کسی کام کی نہیں۔ بعض دفعہ تقریر کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس نے دھواں دھار تقریر کی ہے، حالانکہ وہ دھواں دھار تقریر ہی کیا جس کے نتیجہ میں نہ کسی نے وعدہ کیا۔ اور نہ کسی نے اپنا وعدہ پورا کیا وہ خالی دھواں ہو سکتا ہے، جس کے تلے آگ نہیں۔ وہ محض مٹی اور غبار تھا۔ جو اڑا ورنہ جہاں آگ لگی ہو وہاں عشق کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حقیقی دھواں ہو۔ اور پھر اس کے نیچے آگ نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے اندر آگ ہو۔ اور تمہارا ہمسایہ اس سے کوئی اثر قبول نہ کرے۔ اگر تمہارے گھر کو آگ لگی ہے۔ تو اول تو تمہارے ہمسایہ کا گھر بھی جل جاتا ہے۔ ورنہ وہ جھلس ضرور جاتا ہے اس طرح اگر تمہارے دل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ تو تمہارے ہمسایہ کے اندر بھی آگ لگ جائے گی۔ اگر آگ نہیں لگتی۔ تو وہ اسے تاپ ضرور ہو جائے گا۔ پس اگر

ان تقریروں کے نتیجہ میں

سننے والوں کے اندر آگ نہیں لگی۔ تو پھر یہ کس قسم کی دھواں دھار تقریریں تھیں۔ نہ تو وہاں دھواں نظر آتا ہے نہ دھار نظر آتی ہے، صرف زیب داستاں کے لئے رپورٹیں بھیجدی جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ساری جماعتوں نے ایسا کیا ہے۔ ان رپورٹوں میں سے جو میرے پاس آئی ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں جو بہت خوشکن ہیں، جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان پر زور دیا گیا ہے۔ کہ

وعدے ادا کرو

اور اگر وعدے نہیں کئے۔ تو اب وعدے کرو۔ اور یہ وعدے جلد ادا کرو۔ غرض ان سے معین صورت میں وعدے لئے گئے ہیں۔ لیکن نصف کے قریب رپورٹیں ایسی ہیں۔ جن میں صرف قلم سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہ دھواں دھار تقریریں کی گئیں۔ لیکن نہ ان میں دھواں تھا۔ اور نہ دھار تھی۔ ان کے نتیجہ میں نہ کسی نے وعدہ کیا۔ اور نہ کسی نے وعدہ ادا کیا حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا۔ کہ وہ وعدے کب ادا کریں گے۔ دس دن کے بعد ادا کریں گے یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اور اگر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تکلیف ہے تو انہیں کہا جاتا تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔ اب اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو تو اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔ اس کی سزا سلسلہ کیوں بھگتے۔ اگر ایسا کیا جاتا تو لازمی بات تھی کہ اس کا نتیجہ فوراً نکلتا۔ لیکن بعض لوگوں کی طبائع ایسی ہوتی ہیں، کہ وہ

اپنی تعریف آپ

کرنا چاہتے ہیں، اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے وہ وہ دلائل دئیے ہیں، کہ خود وہ باتیں کی ہیں کہ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتیں۔ اور اس طرح وہ اپنی تعریف کے پل باندھ دیتے ہیں، لیکن وہ سب دلائل اور باتیں رطب و یابس ہوتی ہیں۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ وہ دھواں دھار تقریریں کر ہی نہیں سکتیں۔

مولوی شیر علی صاحب

بڑے مستعد اور کام کرنے والے آدمی تھے وہ دن رات جاگتے۔ اور سلسلہ کے کام سرانجام دیتے۔ لیکن ان کی طبیعت میں جوش نہیں تھا۔ ان میں پارہ والی کیفیت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے کوئی ضروری مضمون لکھنا تھا لیکن میں بیمار ہو گیا۔ میں نے مولوی صاحب کو بلایا۔ اور کہا کہ آپ اس اس طرح ایک مضمون لکھیں اور جماعت کے اندر جوش پیدا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک مضمون لکھ دیا۔ اور میں نے چھپنے کے لئے بھی دے دیا۔ لیکن وہ پڑھ کر مجھے بہت ہنسی آئی کہ وہ جوش دلانے والا نہ تھا۔ البتہ ہر دسویں فقرہ کے بعد یہ لکھا ہوا ہوتا تھا۔ "میں تمہیں زور سے کہتا ہوں"

پس بعض طبائع ایسی بھی ہوتی ہیں لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ مفت میں تعریف کرانے اور انعام حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ کوئی ایک آدھ بات کر دیں گے اور کہہ دیں گے کہ میں نے دھواں دھار تقریر کی۔ دھوئیں سے تو رونا آتا ہے۔ کیا تمہاری تقریر سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ پھر دھار سے پانی گرتا ہے کیا سامعین عرقِ ندامت سے بھیگ گئے تھے۔ اور اگر ایسا ہوتا اور سامعین کو کہہ دیا جاتا کہ وہ اب خواہ کوئی چیز نہ بیچیں لیکن وعدہ کو ضرور ادا کریں۔ اور پھر ایک حد تک وعدے ادا ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ تقریر دھواں دھار تھی۔ لیکن ان تقریروں کے نتیجہ میں نہ تو کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے اور نہ کسی کو ندامت کی وجہ پسینہ آیا۔ جیسے لوگ ہنستے ہوئے آئے تھے ویسے ہی ہنستے ہوئے چلے گئے۔ نہ کسی نے جیب سے پیسہ نکالا اور نہ

اپنے اندر تبدیلی

پیدا کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر دھواں دھار کیا ہوا۔ مفت میں تعریف حاصل کرنا کوئی چیز نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لِمَ تقولون مالا تفعلون۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی ذمہ واری کارکنوں پر ہے کہ انہوں نے جماعت کے افراد کو صحیح رستہ پر لانے کی کوشش نہیں کی۔ جلسہ کی غرض یہ تھی۔ کہ وہ لوگوں کو ان کی غلطی کا احساس کرا دیتے اور انہیں نادم کرتے اور اس کے بعد وعدے وصول کرتے۔ اور اگر دس پندرہ فی صدی وعدے بھی ادا ہو جاتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کو نو ماہ تک ناراض کیا ہے۔ اگر وہ اسے جلدی خوش نہیں کرتے تو وعدے کا فائدہ ہی کیا تھا۔ اگر ان جلسوں سے ہمیں کوئی فائدہ ہوتا تو وہ تقریریں دھواں بھی رکھتی تھیں اور دھار بھی رکھتی تھیں۔ لیکن ہوا یہ کہ جس طرح لوگ جیبیں بند لائے تھے اسی طرح بند جیبیں لے کر وہ واپس چلے گئے۔ بعض جگہوں پر تاکن کھڑے ہوئے اور انہوں نے اچھل اچھل کر تقریر کر دی لیکن

میں سمجھتا ہوں

کہ جو کچھ ہوا اس کا اکثر حصہ عبث ہوا۔ تم تبلیغ کرنے نہیں گئے تھے۔ تم فرض شناسی کی طرف توجہ دلانے گئے تھے۔ تبلیغ میں تو بعض دفعہ سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور پھر کوئی نتیجہ نکلتا ہے لیکن فرض شناسی میں پندرہ سولہ منٹ کی دیر بھی نہیں لگتی۔ تم اگر کسی دہریہ کو کہو گے کہ نماز پڑھو تو وہ پہلے خدا تعالےٰ پر ایمان لائے گا پھر رسولؐ پر ایمان لائے گا اور پھر نماز کا اسے پتہ لگے گا۔

لیکن اگر تم کسی مسلمان بچہ کو کہو گے نماز پڑھو تو تم ایک دفعہ نصیحت کرو گے اور وہ عمل کرنے لگ جائے گا۔ اور یا پھر تم اس کو تھپڑ مارو گے کہ مسلمان بچے ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ تم نے احمدیوں سے وعدے پورے کروانے تھے۔ یورپین، ہندوؤں، جینیوں، زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے نہیں کروانے تھے۔ اگر تم نے یورپین، ہندوؤں، جینیوں، زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے کروانے ہوتے تو پھر بے شک انتظار کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ جلسے تو تربیتی جلسے تھے۔ ان کا نتیجہ اسی وقت نکل آنا چاہیئے تھا۔ آخر

جو احمدی کہلاتا ہے

وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں۔ چاہیئے تھا کہ کہا جاتا ۹ ماہ تک تم نے سستی کی ہے۔ اب تم بیدار ہو جاؤ اور وعدہ ادا کر دو۔ اگر اب ادائیگی میں تمہیں کوئی مشکل نظر آتی ہے تو اس کو برداشت کرو۔ سستی اور غفلت کی سزا تمہیں بھگتنی چاہیئے نہ کہ سلسلہ کو۔ یہ چیز تھی جو اس جلسہ کی غرض تھی ورنہ محض دھواں دھار تقریروں سے جن کا کوئی اثر نہ ہو کیا بنتا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں اُن میں سے اکثر محض زیب داستان کے لئے تھیں اور شاید اگلے ماہ مجھے جلسہ کی پھر ضرورت ہوگی۔ یہ جلسہ دھواں دھار تقریریں کرنے کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اس جلسہ میں جماعت کے دوستوں کو کہا جائے گا کہ یا تو اتنی رقم یہاں رکھ دو اور یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو۔ یہ دین کا کام ہے جو باقی سب کاموں پر مقدم ہے۔ اور اگر آپ لوگوں کو ادائیگی میں کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔ تحریک جدید کے وعدوں کو ادا کرنے کے ذرائع بھی بتائے گئے ہیں۔ کہ اس طرح زندگی بسر کرو تو اتنی گنجائش اخراجات سے نکل آئے گی کہ آپ وعدہ ادا کر سکیں گے۔ بے شک بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اتنا وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اسے ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ

سات آٹھ ہزار

وعدہ کرنے والوں میں سے سو ڈیڑھ سو ہوں گے بے شک ان لوگوں نے اتنی رقم کا وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے بھی دس بارہ فیصدی

لوگوں نے سستی کی ہوگی ورنہ اکثر لوگوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ ہمیشہ زیادہ وعدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ انہیں وقت کے اندر ادا کرنے کی توفیق بھی دے دیتا ہے۔ زیادہ تر نادہندگان ان میں سے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ کیونکہ ایک بدی دوسری بدی پیدا کرتی ہے۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالےٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔ استثناء ہر جگہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں ان لوگوں میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کر دیئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے وعدے پورے نہیں کئے۔ اس طرح جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے کئے ہیں ان میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کئے ہیں اور بعض نے ابھی وعدے پورے نہیں کئے۔ لیکن اگر

اصولی طور پر دیکھا جائے

تو جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے کئے ہیں ان میں سے ۹۰ فیصدی نے وعدے ادا کر دیئے ہیں اور جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں ان میں سے پچاس فیصدی ایسے ہوں گے جنہوں نے ابھی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ یہ اس لئے ہے کہ جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدہ کرتے ہیں خدا تعالےٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ناممکن کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیثیت سے کم وعدہ کرنے والے اس مدد سے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ممکن کام بھی نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگلے ماہ مجھے دوبارہ جلسہ کرانا پڑے گا۔ تا وہ جلسہ کام کا جلسہ ہو۔ اس میں صرف دھواں دھار تقریریں نہ ہوں۔ ربوہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دھواں دھار تقریروں پر ہی بس کر دی گئی ہے۔ بے شک میری بھی تقریر ہوئی ہے اور اس کی بناء پر کچھ وعدے کئے گئے ہیں۔ لیکن ہر ایک شخص کا کام الگ الگ ہوتا ہے۔ خلیفہ کا یہ کام نہیں کہ وہ گھر گھر جائے اور وعدے لے اور وہ سب دنیا کے پاس جا بھی کس طرح سکتا ہے۔ چاہیئے یہ تھا کہ گروپ بنائے جاتے اور خدام کو اس کام پر لگایا جاتا کہ تمام لوگوں کی لسٹیں بنائی جائیں اور کہا جاتا کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ تھا نو ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے اب اسے ادا کر دو۔ ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس طرح جن لوگوں نے وعدہ نہیں کیا ان سے وعدہ لیتے اور ان سے جلد وصولی کا انتظام کرتے۔ تا دیر نہ آتا اور مشکل دور ہوتی۔ اس ماہ دفتر کے

کارکنوں کو گذارہ نہیں ملا

وہ کیا کریں گے۔ کیا یہ کہہ دیا جائے گا۔ کہ گوجرانوالہ کی ایک دھواں دھار تقریر ایک محکمہ کو دیدی جائے اور ان کو کہا جائے کہ وہ اسے آپس میں تقسیم کر لیں۔ لاہور کی دھواں دھار تقریر دوسرے محکمہ کو دیدی جائے کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ راولپنڈی کی دھواں دھار تقریر تیسرے محکمہ کو دیدی جائے کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ پہلے یہ گناہ کیا کہ وعدہ ادا نہیں کیا اور اب مزید جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ ہم نے دھواں دھار تقریریں کر دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ توجہ سے کام نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ بعض رپورٹیں خوش کن ہیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے کہ یا تو وعدہ ادا کر کے جاؤ یا یہ بتاؤ کہ کس دن ادا کرو گے۔ حتیٰ کہ بعض مہاجرین کی جماعتیں ہیں انہوں نے اس رنگ میں کام کیا ہے اور ان کی کوشش کے نتیجہ میں لوگوں نے وعدے ادا کئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے وعدے ادا نہیں کئے انہوں نے ایک معین وقت کے بعد ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ جس کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے وہ اس کے رنگ کو بھی اختیار کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ۔ اللہ تعالےٰ کے صبغہ کو اختیار کرو اور اللہ تعالےٰ کے صبغہ سے اچھا کونسا صبغہ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا رنگ یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ اسلئے تم خدا تعالےٰ کا رنگ چڑھانے کی کوشش کرو۔ کیا تم نے خدا تعالےٰ میں بھی کبھی سستی دیکھی ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی مسافر گھبرایا ہوا ریلوے سٹیشن پر پہنچا اور وہ سٹیشن ماسٹر کو کہنے لگا۔ بابو جی تین بجے والی گڈی کہڑے ویلے جاندی ہے سٹیشن ماسٹر بھی مذاقی تھا اس نے کہا۔ تین بجے والی گڈی دو بج کے سٹھ منٹ تے جاندی ہے۔ وہ مسافر کہنے لگا۔ ایہہ بڑی خرابی اے کدے گڈی کسے ویلے جاندی اے تے کدے گڈی کسے ویلے جاندی ہے۔ اسے حساب نہیں آتا تھا وہ سمجھنے لگا کہ یہ اور وقت ہے اور وہ اور وقت ہے۔ مگر یہ مذاق اسلئے بنا ہے کہ ریلیں دیر سے آتی جاتی ہیں۔ لیکن کبھی کسی نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خدا تعالےٰ کا سورج کبھی ایک سیکنڈ پہلے یا بعد میں چڑھا ہو۔ کروڑہا سال پہلے سورج جس وقت نکلتا تھا اسی وقت اب بھی نکلتا ہے۔ لیکن ہماری الارم کی گھڑیاں کبھی پہلے الارم دے دیتی ہیں اور کبھی بعد میں۔ میں جنگ کے بعد سے اب تک پانچ گھڑیاں منگوا چکا ہوں۔ ... سب

روزانہ ۱۵۔۲۰ منٹ سست (slow) ہو جاتی تھیں۔ جو گھڑیاں میرے پاس بطور تحفہ آتی ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ پتہ نہیں لوگ کیسے گزارہ کر لیتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ میرا گھڑیوں پر رعب پڑ جاتا ہے اور وہ سب ۱۵۔۲۰ منٹ سست (slow) ہو جاتی ہیں۔ یہ گھڑیوں کا حال ہے۔ ریلوں کا حال میں نے پہلے بتایا ہے۔ غرض جو کام بھی انسان کرتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ دیر لگ جاتی ہے لیکن کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ

خدا تعالیٰ کا چاند

کبھی ایک سیکنڈ بھی پیچھے چڑھا ہو نہ چاند کبھی اپنے وقت مقررہ سے پیچھے نکلا ہے نہ سورج اپنے

وقت مقررہ

سے پیچھے نکلا ہے اور نہ ستارے کبھی پیچھے نکلتے ہیں۔ نہ زمین اپنی چال میں سست ہوتی ہے اور نہ باقی سیارے سست ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے رات کے لئے جو وقت مقرر کیا ہے کہ فلاں وقت آئے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر اب تک رات اسی وقت آتی ہے سورج کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ کہ گرمیوں میں فلاں وقت سورج نکلے۔ اور سردیوں میں فلاں وقت نکلے سورج

حضرت آدم علیہ السلام

سے لے کر اب تک اسی وقت نکلتا چلا آرہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃً

تم خدا تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کس طرح اپنے مقررہ قانون پر چل رہا ہے لوگ مثال دیتے ہیں کہ تسی کلاک وانگو چلو۔ یہاں تو کلاک بھی سست ہو جاتے ہیں لیکن

خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز

سیکنڈ کا ہزارواں حصہ بھی کبھی لیٹ نہیں ہوئی۔ بے شک بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے کوئی معین وقت مقرر نہیں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بعض موسم (Season) مقرر کر دیئے ہیں۔ مثلاً بارش کے لئے یہ نہیں کہا گیا کہ وہ سات ساون کو ہوگی یا سات بھادوں کو ہوگی بلکہ یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اساڑھ سے لے کر بھادوں تک بارش کا موسم ہوگا۔ اس دوران میں کبھی زیادہ بارش ہوگی۔ اور کبھی کم۔ لیکن یہ نہیں کہ بارش کا موسم ان مہینوں سے دوسرے مہینوں میں تبدیل ہو جائے۔ نہ یہ وقت کبھی زیادہ ہوا ہے اور نہ کم ہوا ہے گویا جن چیزوں کے لئے خدا تعالیٰ نے

وقت کی تعیین

کر دی ہے وہ اپنے وقت مقررہ پر چل رہی ہیں اور جن چیزوں کے لئے وقت کی تعیین نہیں کی وہ غیر معین دائرہ میں چل رہی ہیں۔ سردیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ وہ تین نومبر کو شروع ہوں گی۔ یا تین دسمبر کو شروع ہوں گی۔ بلکہ ان کے لئے نومبر دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ سردی ان مہینوں کی بجائے مارچ، اپریل اور مئی میں چلی جائے اسی طرح گرمیوں کے لئے مئی، جون، جولائی کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے یہ تعیین نہیں کی گئی۔ کہ گرمی ۱؍مئی سے شروع ہوگی یا ۱۰؍جون سے شروع ہوگی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ گرمی مئی اور جون جولائی میں ہی آئے گی۔ یہی قانون ہے جو پورا ہو رہا ہے کہ یہ گرمی کے مہینے ہیں اور یہ سردی کے مہینے ہیں۔ اور یہ موسم ان مہینوں سے آگے پیچھے نہیں ہوں گے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران میں کبھی سردی یا گرمی زیادہ پڑنے لگے اور کبھی کم۔ یہ نہیں کہ سردی گرمی کے مہینوں میں آجائے اور گرمی سردی کے مہینوں میں آجائے۔

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ

خدا کے رنگ کو اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ وہ جو کہتا ہے اسے پورا کرتا ہے۔ اور اسے کر کے چھوڑتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

تم کہو گے کہ ہم خدا نہیں ہیں لیکن

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اگر تم انعام پانا چاہتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ تم بے شک خدا نہیں لیکن تمہیں انعام پانے کے لئے خدا تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا پڑے گا۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کرو۔ اس کے انعام پاؤ اور اس کے فضلوں سے حصہ لو تو بعض امور میں جو خدا تعالیٰ کے رسولوں نے بتائے ہیں، جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ یا گذشتہ انبیاء نے ان کو بیان کیا ہے۔ یا علم اور عقل سے ہم انہیں معلوم کرتے ہیں۔ ان میں ہمیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ جیسا نہیں بنو گے۔ تو لازماً شیطان جیسے بنو گے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانا پڑے گا تبھی تم اس کے برکات اور افضال کے وارث بن سکتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا کرو۔

تحریک جدید کے

جلسوں کی غرض

یہ تھی کہ وعدوں کی ادائیگی میں جن لوگوں سے غفلت ہوئی ہے انہیں کہا جائے کہ وعدے پورے کرو۔ نہ یہ کہ دھواں دھار تقریریں کرو۔ اور عملی طور پر کچھ نہ کرو۔ وعدوں اور چندوں کو دھوئیں میں اڑا دو۔ بلکہ ان جلسوں کی غرض یہ تھی کہ

وعدے وصول کرو

اور جو کہتے ہیں کہ اب وعدہ ادا کرنا مشکل ہے۔ انہیں کہو کہ اس میں سلسلہ کا کیا قصور ہے۔ یہ مشکل تم نے خود اپنے لئے پیدا کی ہے تم نے وعدہ وقت پر ادا نہیں کیا اب اس کی سزا خود بھگتو۔ استغفار کرو اور قربانی کر کے وعدوں کو ادا کرو۔ لیکن ۲۰؍ستمبر کے جلسوں کے نتیجہ میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ صرف بعض خطوط آگئے ہیں جو میں نے تحریک جدید کو بھجوا دیئے ہیں کہ مبارک ہو تمہارا کام ہو گیا۔ تقریریں کرنے والوں اور رپورٹیں لکھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ آیا محض تقریروں اور کاغذ سیاہ کر دینے سے کچھ بنتا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے؟

خدا تعالیٰ کا منشاء

تو یہ ہے کہ ایک دفعہ منہ سے کہہ دو اسے پورا کرو۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے خواہ ہزاروں آدمی مر جائیں۔ اس کی پروا نہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ خدا تعالیٰ کا نبی جب دنیا میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے یوں ہوگا۔ تو خواہ لاکھوں آدمی مریں ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے یعنی اس کا نبی ہی جیتے گا یہی رنگ ہے جو خدا تعالیٰ کا ہے یعنی جو وہ کہتا ہے اس سے پھرتا نہیں لایخلف اللہ المیعاد جب خدا تعالیٰ کسی چیز کے لئے جگہ یا وقت کی تعیین کرتا ہے تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا۔ ع

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہی مومن کا کام ہونا چاہیئے کہ وہ جو کہے اسے پورا کرے۔ دین پر مصیبت نہیں آنی چاہیئے۔ ایسا کرنے میں تم پر تکلیف ضرور آئیگی۔ کیونکہ ہمارا ملک غریب ہے ہماری قوم غریب ہے اور ہمارے گزارے معمولی ہیں دشمن ہنستا ہے لیکن ہمارا ایک منافق جو کام کر سکتا ہے دوسرے مسلمان وہ کام نہیں کر سکتے الا ماشاء اللہ ان میں بھی بعض اچھے لوگ ہیں لیکن اکثر حصہ انمیں صرف نعرے مارنے والوں کا ہے جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں وہ نعرے نہیں لگایا کرتے مجموعی طور پر جس نسبت سے ہماری

جماعت قربانی کر رہی ہے

کسی دوسری قوم میں یہ قربانی نہیں پائی جاتی لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ جس حد تک تمہاری قربانی پہنچ چکی ہے اس سے آگے بڑھنا ضروری نہیں۔ خدا تعالیٰ اگر تمہیں دوسروں سے

شیر جتنا بلند

کرنا چاہتا ہے تو ایک بلی یا اس سے کچھ اوپر نکلنے سے وہ خوش نہیں ہوگا اگر وہ تمہیں شیر جتنا بلند کرنا چاہتا ہو تو ایک بلی جتنا بلند ہونے سے کیا بنے گا؟ دوسروں سے زیادہ قربانی کرنیکے یہ معنے ہیں کہ وہ قربانی کی جائے جس سے اسلام دوبارہ کھڑا ہو جائے اگر تم اس سے ورے رہے اگر پھر بھی پیچھے رہو گے تو تم اپنے ہاتھوں سے اس مشن کو کمزور کر دو گے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں کھڑا کیا ہے +

جو مر کے جی اُٹھا ہو پھر کون اُس کو مارے

ان کو ہیں گو میسر دنیا کے سب سہارے
حق اپنے ساتھ ہے تو پھر خوف کیا ہے پیارے؟
میرے مسیح نے پھر زندہ کیا ہے مجھ کو
جو مر کے جی اُٹھا ہو پھر کون اس کو مارے؟
طوفاں بپا ہے لیکن یہ نوحؑ کی ہے کشتی
یہ خوفناک موجیں بن جائیں گی کنارے
اتنا اُچھل اُچھل کر چلنا نہیں مناسب
کیا نوچ لاؤ گے تم چرخ بریں کے تارے
تنویرؔ کہہ گیا ہے کیا خوب بات اکبرؔ
چمکا کئے ستارے پر گر گئے غبارے

ایک خادمِ خلق سے ملاقات

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۱۷؍اگست ۱۹۵۹ء)

حال ہی میں روزنامہ "نوائے وقت" میں ایک خادم خلق ڈاکٹر فرید بخش صاحب کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ جس کے بعض اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اسلام نے خصوصیت کے ساتھ خدمت خلق کی تلقین کی تھی۔ چنانچہ اس بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کرام کا اسوہ حسنہ دنیا کے لئے ایک مثالی نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعد میں مسلمانوں نے بتدریج اسے چھوڑ دیا۔ دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ حتی المقدور اس نمونہ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ خدمت خلق کی یہ اسلامی روح اب آہستہ آہستہ دیگر مسلمانوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی ایک مثال فرید بخش صاحب کا قابل تعریف کام بھی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے مزید خوشی کا موجب ہے کہ ان کے اس کام میں بھی (جیساکہ مضمون سے ظاہر ہے) بعض احمدی اصحاب ان کی خاص طور پر مدد کرتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرید بخش نے تقریباً دو گھنٹے تک اپنی طویل، دلکش اور سبق آموز داستانِ حیات کے چند ابواب پر بعجلت روشنی ڈالنے کے بعد نہایت گرمجوشی سے الوداعی مصافحہ کیا۔

نمائندہ "نوائے وقت" نے آج صبح جب اس بچانوے سالہ جواں ہمت خادم قوم سے ملاقات کی تو وہ اپنی زندگی کے انتہائی قابل فخر تعلیمی کارناموں کے تصور سے سرشار تھے انہوں نے انٹرویو کے دوران ضلع لائلپور کی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیر محل ریلوے سٹیشن سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر فرید آباد چک ۳۳۳ میں قائم شدہ اسلامیہ غوثیہ کالج کی پچاس سالہ تاریخ پر روشنی ڈالی اور پھر فخریہ لہجہ میں کہا "میری کوششوں سے اب تک تقریباً چھ ہزار طلبا اس تعلیمی ادارہ سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ جن میں پاکستانی فوج کے کرنلوں، میجروں، صوبائی مرکزی حکومت کے افسروں، انجینئروں، ڈاکٹروں اور وکیلوں کی کمی نہیں۔ اور جن میں میرے گاؤں کی ایک بیوہ رسول بی بی کا بیٹا اسلم باجوہ بھی شامل ہے جو ماشاء اللہ آج گجرات میں ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر فائز ہے" ڈاکٹر فرید بخش نے پیار بھرے لہجے میں کہا کہ اسلم میرا بہت ہونہار شاگرد تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ یہ ایک نہ ایک دن اپنے سکول کا نام روشن کرے گا خدا اسے زیادہ سے زیادہ قومی خدمت کی توفیق عطا کرے"۔

معمولی قدوقامت اور دہقانی شکل وصورت کے ڈاکٹر فرید بخش نے اس سلسلہ میں اپنے آئندہ عزائم کا بھی پُرجوش انداز سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ میرے ہائی سکول کو گزشتہ سال ۱۵ ستمبر کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دیا گیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کالج بہت جلد سائنس ٹیکنالوجی اور زراعت کی اعلیٰ تعلیم کا مرکز بن جائے ... کیا یہ کوئی مشکل بات ہے؟ میرے اس نصب العین کی تکمیل کے راستہ میں کوئی مشکل حائل نہیں ہو سکتی میں آپ کے سامنے چند ہی سال میں اپنے اس روح پرور خواب کی تعبیر پیش کر کے دکھاؤں گا"۔

ابتدائی حالات زندگی

کلاہ دار پگڑی۔ دیسی موٹی ململ کی قمیض اور کورے لٹھے کی شلوار میں ملبوس ڈاکٹر فرید بخش نے اپنے اس جنون کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اپنے ابتدائی حالات زندگی کا بھی مختصر سا ذکر کیا آپ نے کہا "میرے والد منشی عطا محمد کچہری میں بطور "قرق امین" ملازم تھے۔ یعنی وہ دیوانی عدالتوں کے حکم کے مطابق جائدادیں قرق اور نیلام کیا کرتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے خاندان کا نام روشن کروں۔ مگر میری انقلاب پسند طبیعت نے مشن سکول کی پابندیوں کو برداشت نہ کیا اور میں پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد عربی اور فارسی کی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے لئے مقامی اسلامیہ عزیزیہ مدرسہ میں داخل ہو گیا وہاں میں نے دو سال تک علوم مشرقیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور پھر وہاں سے بھی چھوڑ کر میونسپل لائبریری میں کتب بینی کا شوق پورا کرتا رہا۔ تاہم مشن سکول اور اسلامی مدرسہ سے میرے فرار کے باعث میرے دو چھوٹے بھائی امام بخش اور امیر دین بھی زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو سکے۔ کیونکہ میں نے ان کے لئے کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی تھی۔

"میری آوارگی کا یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا حتی کہ ۱۸۹۰ء میں میں لدھیانہ کے قلعہ میں قائم شدہ انگریزوں کے فوجی ہسپتال میں ملازم ہو گیا اور پھر چند سال میں ترقی کر کے وہیں کمپونڈر بن گیا ۱۸۹۹ء میں میرے والد کچہری کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو انہیں اور ان کے دو بھائیوں محمد ہاشم اور محمد قاسم کو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں آبادکاری کی شرائط پر اڑھائی مربع زمین مل گئی۔ چنانچہ ہمارا سارا خاندان لدھیانہ سے منتقل ہو کر چک ۳۳۳ میں آ گیا۔ اس وقت میری عمر ۳۴ سال تھی۔

"میرے دونوں چھوٹے بھائی امام بخش اور امیر دین بھی جوان تھے۔ انہوں نے یہاں والد صاحب کے حصہ کی ۱۲ ایکڑ اراضی پر کاشتکاری شروع کر دی اور میں نے کمپونڈری کی تربیت سے فائدہ اٹھا کر اپنے گھر میں ہی دواخانہ قائم کر لیا۔ چونکہ ان دنوں گردونواح کے دیہات میں دور دور تک کوئی طبی مرکز نہیں تھا۔ اس لئے لوگوں نے میرے دواخانہ کا خیر مقدم کیا اور میں تھوڑے ہی عرصہ میں ڈاکٹر فرید بخش کے نام سے مشہور ہو گیا۔

اسلامیہ پرائمری سکول

۱۹۰۸ء میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ ہوا۔ تو قومی خدمت کا جذبہ مجھے بھی لاہور کھینچ لایا۔ اسی جلسہ میں ایک صاحب شیخ عبدالقادر (موجودہ وزیر خارجہ) مسٹر منظور قادر کے والد مرحوم) نے اپنے پُرخلوص انداز سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اے مسلمانو! اگر تم تعلیمی میدان میں بدستور پسماندہ رہے تو سپین کے مسلمانوں کی طرح نیست ونابود ہو جاؤ گے۔ ہوش میں آؤ۔ اور اپنے نونہالوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرو ــــ!"

"میں شیخ عبدالقادر کی اس تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ چند روز کے بعد میں واپس چک نمبر ۳۳۳ میں آیا تو میں نے اپنے گاؤں کے امام مسجد مولوی محمد جلال الدین اور پٹواری چوہدری باغ علی کے تعاون سے اپنے دواخانہ میں اسلامیہ پرائمری سکول شروع کر دیا۔ جس میں تھوڑے ہی عرصہ بعد گردونواح کے تقریباً تیس دیہات کے مسلمان بچوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ اور اس سے میری بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔

انجمن اسلامیہ غوثیہ کا قیام

یہ ۱۹۱۰ء کی بات ہے کہ ایک صاحب مسٹر امانت علی کا ہمارے علاقہ میں بطور نائب تحصیلدار تقرر ہوا۔ ابھی انہیں چارج لئے چند ہی دن گزرے تھے کہ وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قانونگو مسٹر میّا داس سے کہا کہ کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔ میا داس نے چک نمبر ۳۳۴ کے عیدو نمبردار کی وساطت سے مجھے بلا لیا۔ میں نے مریض کا معائنہ کرنے کے بعد دوا دی تو خدا کی قدرت سے انہیں ایک ہی دن میں آرام آ گیا۔

مسٹر امانت علی میرے اس علاج سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" اس پر میں نے علاج کا معاوضہ لینے سے انکار کر دیا اور درخواست کی کہ میرے اسلامیہ پرائمری سکول کی مستقل امداد کا انتظام کر دیا جائے۔ انہوں نے میری اس خواہش کی بہت قدر کی اور اسی بنا پر وہ دوسرے یا تیسرے دن ہمارے گاؤں میں آئے۔ یہاں انہوں نے علاقہ کے تمام مسلمان نمبرداروں کو بلایا اور انہیں پرائمری سکول کی مالی امداد کی ترغیب دی۔ تمام نمبرداروں نے حسب استطاعت چندہ دیا۔ اور وہیں انجمن اسلامیہ غوثیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ چک ۳۴۲ کے نمبردار چوہدری غلام قادر مرحوم نے سب سے زیادہ (ایک سو بیس روپے) چندہ دیا تھا اس لئے انہیں اس انجمن کا صدر منتخب کیا گیا ــــ اور اس طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم کا سلسلہ مستحکم بنیادوں پر شروع ہو گیا۔

(باقی)

شکریہ احباب

ـ از عبدالرحیم صاحب درویش قادیان ـ

میرے برادر نسبتی عزیز احمد دین صاحب مرحوم درویش قادیان کی اچانک وفات پر بھارت اور پاکستان سے بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں نے کثرت کے ساتھ میرے اور دیگر افراد خاندان سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

میں چونکہ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اسلئے بذریعہ الفضل اپنی طرف سے اور دیگر تمام افراد خاندان کی طرف سے بزرگان دوستوں اور عزیزوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالرحیم دیانت درویش

قادیان

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۰ اگست کو بعد نماز مغرب رانا محمد الدین صاحب نے اپنے بھائی رشید احمد صاحب طارق معلم وقف جدید ابن مکرم نظام الدین صاحب مرحوم آف کھارا کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

رشید احمد صاحب طارق کا نکاح مورخہ ۱۵ اگست کو رشیدہ بیگم بنت ماسٹر عبدالعزیز صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ مولوی نور محمد صاحب نے بمقام علی پور پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

ملی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

چوہدری نور الدین صاحب۔ وائس پریذیڈنٹ

چک ۷۹ لوان کوٹ ضلع شیخوپورہ

چوہدری علم الدین صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری غلام سرور صاحب۔ سیکرٹری مال

چک ۲۹۲ R-B ضلع شیخوپورہ

چوہدری غلام محی الدین صاحب — پریذیڈنٹ
محمد الیاس صاحب — سیکرٹری مال

شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ

حکیم مولوی محمد زاہد صاحب — پریذیڈنٹ
محمود احمد صاحب — سیکرٹری مال
حکیم عبد الرحمن صاحب — " امور عامہ
" " — " اصلاح وارشاد
" " — وائس پریذیڈنٹ
" — امین
حکیم محمد سلیمان صاحب — سیکرٹری تعلیم

لوبری والہ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری عزیز اللہ خان صاحب — پریذیڈنٹ
بشیر احمد صاحب — سیکرٹری مال
میاں محمد علی صاحب — " ضیافت
عبد الباسط صاحب بی اے — " اصلاح وارشاد
میاں عنایت اللہ صاحب — " تعلیم
عبد القدوس صاحب — " زراعت

بھاگووال ضلع سیالکوٹ

چوہدری خیر محمد صاحب — پریذیڈنٹ
عبد الغفور صاحب — سیکرٹری مال
مولوی اللہ رکھا صاحب — " تنظیم

دار الصدر غربی "الف" ربوہ

ملک محمد رفیق صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے — سیکرٹری امور عامہ
مولوی نذیر احمد صاحب حیدر آبادی — " اصلاح وارشاد
" " — " تعلیم

محلہ دار الصدر غربی "ب" ربوہ

قاری محمد رمضان صاحب — پریذیڈنٹ
محمد ابراہیم صاحب ناصر — سیکرٹری مال
چوہدری اللہ بخش صاحب — " امور عامہ
ڈاکٹر خیر الدین صاحب — " اصلاح وارشاد
قریشی ذکاء اللہ صاحب — " تعلیم

چوہدری محفوظ الرحمن صاحب۔ سیکرٹری وصایا

عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد ابراہیم صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری نذیر احمد صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری محمد شفیع صاحب — " امور عامہ
چوہدری محمد علی صاحب — " اصلاح وارشاد
چوہدری سردار خان صاحب — " تنظیم
حسن محمد صاحب — " زراعت

دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ

چوہدری عبد العزیز صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال — سیکرٹری امور عامہ
قریشی فضل حق صاحب — " اصلاح وارشاد
شیخ عبد الواحد صاحب — " تعلیم
مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح — " وصایا

بھوچھال کلاں ضلع جہلم

مستری احمد دین صاحب — پریذیڈنٹ
بشیر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال
محمد عظیم صاحب — " امور عامہ
" — اصلاح وارشاد

چک ۳۶۳ E-B ضلع منٹگمری

چوہدری محمد عیسے صاحب — پریذیڈنٹ
" — سیکرٹری مال

شمس آباد ضلع لاہور

ملک غلام حسین صاحب — پریذیڈنٹ

سدوکے جوکے ضلع گجرات

مولوی امام الدین صاحب — پریذیڈنٹ
حکیم احمد الدین صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری فتح محمد صاحب — " امور عامہ

پبی ضلع پشاور

حکیم فضل محمد صاحب۔ سیکرٹری وصایا

اوچ شریف ضلع بہاولپور

دیوان حاجی سید عبد القادر شاہ صاحب۔ پریذیڈنٹ
حکیم محمد افضل صاحب فاروقی۔ وائس پریذیڈنٹ
" — سیکرٹری مال
ڈاکٹر محمد عبد الوہاب صاحب — " تعلیم
حکیم مولا بخش خان صاحب — " اصلاح وارشاد

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) **بڑے تاجر**۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر**۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) **ملازمین** کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔
(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔
(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۰ دیں۔

(۴) **وکلاء۔ ڈاکٹر** اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) **صناع**۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار** احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کا قابل تعریف نمونہ

نومولود کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے پندرہ سال کا اکٹھا وعدہ ادا کر دیا

مکرم بشیر احمد صاحب ناصر صراف آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اپنی چٹھی مورخہ ۱۵-۷-۵۹ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بشیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ چونکہ حضور آجکل بیمار ہیں۔ لہذا میں اپنے بچے کا وعدہ دور دوم میں پندرہ سال کا براہ راست ارسال کرتا ہوں میں نے اپنے ہر بچے کا دور دوم میں مکمل چندہ دیا ہے۔ اسی طرح میں بشیر احمد طارق کا وعدہ پندرہ سال دور دوم میں کرتا ہوں۔ کل وعدہ ۸۰/۔ کرتا ہوں۔ آپ ہر سال میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے ۸۰ روپے میں حساب پورا کریں۔ ہر وعدہ انشاء اللہ تعالیٰ نومبر تک پورا کر دوں گا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ فارم برائے سال ۶۰-۱۹۵۹ء بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ کرم یہ فارم جلد از جلد پُر کر کے مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ تحریک جدید!

وعدہ جات تحریک جدید کی وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ۳۰ اگست سے ۶ ستمبر ۵۹ء تک ہفتہ تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس اور زعماء سے گزارش ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی فرمائیں اور نتائج سے شعبہ ہذا کو اطلاع دیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کیلئے دوسرا امدادی کیمپ

دریائے راوی کے سیلاب کے پیش نظر ہماری مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر نے مؤرخہ ۵۹-۸-۴ سے سیلونی جھال سمندری روڈ پر لائلپور سے تقریباً اکیس میل پر واقع ہے اور اس جگہ اس سال سیلاب نے اس قدر تباہی مچائی ہے کہ وہاں آج تک کبھی اتنا پانی نہیں آیا تھا اور گاؤں کے گاؤں تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں کیمپ لگانے سے پیشتر سروے کیا گیا اور جگہ کا انتخاب کر کے ۵۹-۸-۴ سے سیلاب زدگان کی امداد کرنے کا کام شروع کر دیا ہوا ہے۔

پہلے گروپ میں ۹ خدام بھیجے گئے جن میں ایک ڈاکٹر صاحب بھی تھے۔ ہمارے اس کیمپ میں مختلف قسم کی ادویات اور ٹیکہ جات مہیا کئے گئے ہیں ہمارے اس کیمپ سے دو دن میں (یعنی ۵۹-۸-۴ اور ۵۹-۸-۵) ۱۵۰ مریضوں کا علاج کیا گیا اور انہیں ادویات تقسیم کی گئیں۔ مؤرخہ ۵۹-۸-۶ کو دوپہر تک ۶۵۰ مریضوں کو دیکھا گیا اور انجکشن لگائے گئے اور ادویات دی گئیں۔ رات کو دو خدام واپس چلے آئے

مؤرخہ ۵۹-۸-۷ کو آٹھ خدام اور بھیجے گئے ہیں اور ان کے ساتھ مزید ادویات اور انجکشن بھی ارسال کئے گئے ہیں۔ اس گروپ میں دو ڈاکٹر صاحبان ہیں جنہیں کام کی زیادتی کے پیش نظر روانہ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ہماری مجلس نے مؤرخہ ۵۹-۷-۲۶ کو کچی آبادی متصل دی لائلپور کاٹن ملز میں وسیع پیمانے پر ایک وقار عمل منایا۔ اس جگہ پر شدید بارش کے باعث بہت سا پانی جمع ہو گیا تھا اور غریب لوگوں کے مکانوں کی دیواریں گر گئی تھیں۔ چنانچہ یہاں پورے چار گھنٹے کی مسلسل کاوش کے بعد پانی نکالا گیا اور چند دیواریں جو آدھی آدھی گر گئی تھیں انہیں بنایا گیا ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ مجالس اور جماعت مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" سے پورے کرنا ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف بارہ آنے سالانہ ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے پہلے اس چندہ کی وصولی سو فیصدی پوری ہو جائے تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدہ داران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے آخر ستمبر تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ماموں زاد بھائی عزیز عبد القدیر کی دو منزلہ مکان سے گرنے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور منہ پر بھی چوٹیں آئی ہیں۔ علاج کے لئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت یاب کرے۔ آمین

(عبد الخالق اکاؤنٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

(۲) خاکسار کی بیوی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(عظمانہ اختر گبول روڈ کلا کوٹ کراچی)

(۳) میری بیوی دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور بچی کی صحت مسلسل بخار کی وجہ سے خراب چلی آتی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (عبد السمیع مشرقی پاکستان)

(۴) میرا چچا زاد بھائی عزیزم خواجہ ضیاء الحق صاحب سابق درویش بعارضہ فالج بیمار ہے اور آجکل میو ہسپتال میں داخل ہے احباب کرام صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

(عبد الکریم خالد متصل مسجد احمدیہ گوجرہ)

پسماندہ ملکوں کی فوجی امداد میں تخفیف خطرناک ہو گی

ڈریپر کمیٹی کی رپورٹ شائع کر دی گئی

واشنگٹن ۲۴ راگست۔ ڈریپر کمیٹی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ امریکی فوجی امداد میں تخفیف کر کے اقتصادی امداد پر زور دینا "خطرناک" ہو گا۔

کمیٹی نے کہا ہے کہ پسماندہ ممالک کو مطلوبہ اقتصادی امداد ان علاقوں یا نیٹو کی فوجی امداد میں کمی کر کے نہیں دینی چاہیئے۔ کمیٹی نے زور دیا ہے کہ پسماندہ ممالک کو فوجی امداد ایک "معقول سطح" پر جاری رکھنی چاہیئے۔

یہ کمیٹی صدر آئزن ہاور نے مقرر کی تھی جس کے سربراہ ولیم ڈریپر جونیئر تھے اس کمیٹی نے امریکہ کے فوجی امدادی پروگرام اور امریکہ کے دیگر امدادی پروگراموں کے ساتھ اس کے تعلق کا نو ماہ تک مطالعہ کیا۔ اس کی رپورٹ کل شائع کی گئی ہے۔

صدر آئزن ہاور نے یہ رپورٹ کانگریس کو بھیجتے ہوئے کہا ہے کہ میں آپ کی توجہ خاص طور پر ان خطرناک حد تک تخفیف شدہ رقموں کی جانب مبذول کراتا ہوں جو ۱۹۶۰ء کے مالی سال میں فوجی امداد کے لئے منظور کی گئی ہیں۔ مجھے کمیٹی کی رپورٹ سے پورا اتفاق ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ۲۹ اپریل کو آپ کے نام اپنے خط میں بتایا تھا کہ میں اس موسم خزاں میں ۱۹۶۰ء کے مالی سال کے لئے کانگریس کے قانون کا اس پروگرام پر اثرات کا جائزہ لوں گا۔ اس جائزے کے بعد میں کانگریس کو مناسب سفارشات پیش کروں گا

کمیٹی نے مارچ میں اپنی ایک عبوری رپورٹ میں سفارش کی تھی کہ ۱۹۶۰ء کے مالی سال میں فوجی امدادی پروگرام اور خاص طور پر پسماندہ ممالک کی امداد کے لئے ۴۰ کروڑ ڈالر دئے جائیں۔ کمیٹی کی آخری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہ اس بات سے مطمئن ہے کہ یہ "کم از کم ضروری رقم" ہے۔ کمیٹی نے بتایا ہے کہ حالیہ برسوں میں فوجی امداد کی اوسط دو ارب ۶۰ کروڑ سالانہ رہی ہے

کمیٹی نے کہا ہے کہ ۲ ارب ڈالر سالانہ کم از کم ہے جس پر غور کیا جا سکتا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے ۱۹۶۰ء کے مالی سال میں ایک ارب ۹۰ کروڑ ڈالر کی منظوری کے لئے کہا تھا۔ لیکن کانگریس نے ایک ارب ۴۰ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ ہمارا خیال ہے کہ ۱۹۷۰ء کے مالی سال میں اس سے بھی کم رقم منظور کی جائے گی۔ جس سے امریکہ اور آزاد دنیا کی سلامتی کو شدید خطرہ پیدا ہو جائے گا

مسٹر ڈریپر نے وائٹ ہاؤس کے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹی کے دس ارکان نے یہ سفارش متفقہ طور پر کی ہے۔ انہوں نے ان تمام علاقوں کا دورہ کیا جہاں امریکی فوجی امداد بھیجی جا رہی ہے اور بیرونی امداد سے متعلق سینیٹ و نمائندگان ایوان کے ارکان سے طویل گفت و شنید کے بعد انہوں نے یہ سفارشات پیش کی ہیں۔ مسٹر ڈریپر نے کہا کہ کمیٹی کے ارکان میں اس بات پر مکمل اتفاق رائے ہے کہ فوجی امداد پروگرام آزاد دنیا کی سلامتی برقرار رکھنے میں ایک زبردست طاقت ہے۔ مسٹر ڈریپر نے کہا کہ اشتراکیوں کے عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ مسٹر نکسن نے بھی حال ہی میں روس کے دورے سے واپسی کے بعد اسی قسم کے بیانات دئے ہیں۔ جن میں آزاد دنیا کی سلامتی کے لئے اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مسٹر ڈریپر نے کہا کہ رپورٹ میں آزادی برقرار رکھنے کے لئے آزاد دنیا کی سب حیثیتوں اور طاقتوں کو مجتمع کرنے کے لئے زور دیا گیا ہے۔

اوقات لاریوں دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون: دفتر لاہور ۹۴۴۴ — جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ — دفتر اے گروپ سرگودھا ۴۲۶۸-۲۱۶۳ — دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ — جنرل منیجر اے گروپ سرگودھا ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
ازسرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
ازسرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۴۵								
ازسرگودھا برائے کانڈیوال	۴	۱۶									
از کانڈیوال برائے سرگودھا	۶	۷-۱۵									

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل منیجر)

بالائی علاقوں میں زبردست بارش سے دریاؤں کی سطح میں اضافہ

ڈلہوزی دھرمسالہ، راولپنڈی جہلم، مری اور لائل پور میں دو دو انچ تک بارش ہوئی

لاہور ۲۴ راگست۔ بالائی علاقوں میں شدید بارشوں کے باعث دریائے راوی ستلج اور جہلم کی سطح میں اضافہ ہوگیا ہے۔ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دریاؤں کی سطح مزید چڑھ جائے گی۔

بھارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق کل بالائی علاقوں میں زبردست بارش ہوئی ہے۔ ڈلہوزی میں دس انچ اور دھرمسالہ میں پانچ انچ بارش ہوئی ہے۔ مغربی پاکستان میں بھی زبردست بارش ہوئی۔ راولپنڈی میں ساڑھے تین انچ جہلم میں تین انچ۔ لائل پور میں ڈھائی انچ۔ مری میں ڈیڑھ انچ۔ سیالکوٹ میں سوا انچ اور منٹگمری میں ایک چوتھائی انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔

دریائے راوی میں مادھوپور کے مقام پر شام تین بجے صرف ۳۰ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ جو چار بجے ۶۰ ہزار کیوسک تک بڑھ گیا۔ اور اس کے بعد بڑھتے بڑھتے ۵ بجے کے قریب انتہائی نشان تک پہنچ گیا۔ چھ بجے شام پانی کا اخراج کم ہونا شروع ہو گیا۔ اور لاہور میں موصول ہونے والی تازہ اطلاع کے مطابق پانی کا اخراج بدستور کم ہو رہا تھا

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق جسڑ کے مقام پر راوی زبردست اور مادھوپور کے مقام پر درمیانہ درجہ کے سیلاب میں تھا شام کو چھ بجے بالترتیب ان مقامات پر ایک لاکھ آٹھ ہزار ۹۲۰ کیوسک اور ۸۰ ہزار ۶۰۴ کیوسک پانی گذر رہا تھا۔ شاہدرہ اور سدھنائی کے مقامات پر دریائے راوی میں ہلکا سیلاب تھا۔ وہاں پانی کا اخراج بالترتیب ۲۸ ہزار اور ۲۲ ہزار ۶۹۸ کیوسک تھا آخری اطلاع کے مطابق جسڑ اور شاہدرہ کے مقامات پر پانی چڑھ رہا تھا۔ اور مادھوپور میں پانی کم ہو رہا تھا۔ اور سدھنائی میں اوسط درجہ کا سیلاب تھا۔

کامیابی اور درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب سعید واقف زندگی دفتر وکالت تبشیر نے اس سال پرائیویٹ طور پر "مولوی فاضل" کا امتحان پاس کیا ہے۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ان کیلئے اور سلسلہ کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

خاکسار
(چوہدری رشید احمد سرور شاہدرہ ربوہ)

درخواست دعا

والدہ صاحبہ فضل ربی آج کل بہت بیمار ہیں بزرگان دین اور خصوصاً درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے خاص اوقات کی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء
(خاکسار عبد الرحمٰن دہلوی محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

۲۷۰۴ بخدمت محمد منظور احمد خان صاحب
محکمہ تعلیم نئی شیر خان
بیرون دہلی گیٹ
ملتان شہر